بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بیمہ — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۲۱ ظہور ۱۳۴۳ہش، ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ، ۲۱ اگست ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ اگست بوقت ۷½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ کھانسی میں بھی کمی رہی۔ لیکن شام کو بے چینی شروع ہوگئی۔ جو کافی رات تک رہی۔ کل حضور نے دو احباب کو شرف ملاقات بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

شیخ امری عبیدی صاحب کے لئے درخواست دعا

پھر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے مخلص احمدی دوست محترم شیخ امری عبیدی صاحب وزیر تعمیر قومی و ثقافت، ٹانگانیکا تشویشناک طور پر علیل ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔
(وکیل التبشیر ربوہ)

طلبائے جماعت دہم کیلئے ضروری اطلاع

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی جماعت دہم کی پڑھائی ۲۲ اگست ۶۴ء سے باقاعدہ طور پر شروع ہو رہی ہے۔ جماعت دہم کے تمام طلباء اس میں شامل ہوں۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیتِ دُعا کیلئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور قدرتوں پر کامل ایمان ہو

ضروری ہے کہ انسان اُسے موجود، سمیع، بصیر، خبیر، علیم، متصرف اور قادر سمجھے

"سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو۔ اس کو موجود، سمیع، بصیر، خبیر، علیم، متصرف، قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ مگر کیا کروں کس کو سناؤں۔ اب اسلام میں مشکلات ہی مشکلات آپڑی ہیں کہ جو محبت خدا تعالیٰ سے کرنی چاہیئے وہ دوسروں سے کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا رتبہ انسانوں اور مُردوں کو دیتے ہیں۔ حاجت روا اور مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک تھی۔ مگر اب جس قبر کو دیکھو وہ حاجت روا ٹھہرائی گئی ہے۔ میں اس حالت کو دیکھتا ہوں تو دل میں درد اٹھتا ہے مگر کیا کہیں کس کو جا کر سنائیں۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۷۰)

امتحان انٹرمیڈیٹ ۱۹۶۴ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نتیجہ

۱۴۴ طلباء میں سے ۸۳ پاس ۵۸ کی ایگزیمپشن۔ ۳ کے نتیجہ کا اعلان بعد میں

پری میڈیکل، پری انجینئرنگ اور آرٹس کے ہر سہ گروپوں میں کوئی طالب علم فیل قرار نہ پایا

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی طرف سے امسال انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پری میڈیکل، پری انجینئرنگ اور آرٹس کے ہر سہ گروپوں میں مجموعی طور پر ۱۴۴ طلبہ امتحان میں شامل ہوئے تھے۔ ان میں سے ۸۳ طلباء پاس ہوئے ۵۸ نے متعدد مضامین میں ایگزیمپشن حاصل کی۔ وہ بقیہ مضامین کا اسی سال ستمبر میں سپلیمنٹری امتحان دیں گے۔ تین طلباء کے نتیجہ کا اعلان بعد میں ہوگا۔ اس طرح بورڈ کے اعلان کے بموجب ہر سہ گروپوں میں کالج کا کوئی طالب علم فیل نہیں قرار پایا۔

پری میڈیکل میں ۱۹ طلباء امتحان میں شریک ہوئے تھے ان میں سے ۱۳ پاس ہوئے دو کے نتیجہ کا اعلان بعد میں ہوگا۔ ۴ نے ایگزیمپشن حاصل کی۔ نتیجے کی اوسط ۶۸٫۵ فیصد رہی

پری انجینئرنگ میں ۳۴ طلباء امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ ان میں سے ۲۰ کامیاب ہوئے باقی ۱۴ نے ایگزیمپشن حاصل کی۔ نتیجہ کی اوسط ۵۸٫۹ فیصد رہی

آرٹس میں ۹۱ طلباء امتحان میں شریک ہوئے تھے ان میں سے ۵۰ طلباء کامیاب قرار پائے ایک طالب علم کے نتیجہ کا اعلان بعد میں ہوگا۔ ۴۰ نے ایگزیمپشن حاصل کی۔ نتیجہ کی اوسط ۵۵ فیصد رہی۔

(اسم وار تفصیلی نتیجہ صفحہ ۶ پر درج ہے)

محترمہ امیر بی بی صاحبہ (اہلیہ میاں خیر الدین صاحبؓ سیکھوانی) وفات پاگئیں

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْن

ربوہ ۲۰ اگست۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم مولانا قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد کی والدہ صاحبہ محترمہ، حضرت امیر بی بی صاحبہ کل مورخہ ۱۹ اگست ۶۴ء بروز چہار شنبہ ۳½ بجے سہ پہر ۹۵ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور نہایت مخلص صحابی حضرت میاں خیر الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں اور ۱۸۹۰ء یا ۱۸۹۱ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں۔ حضرت میاں خیر الدین صاحب مرحوم رضؓ اور ان کے برادران حضرت میاں جمال الدین صاحب رضؓ اور حضرت میاں امام الدین صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان خوش نصیب صحابہ میں سے تھے جنہیں حضور علیہ السلام نے ۳۱۳ اصحاب کبار کی فہرست میں معہ اہلبیت شامل فرمایا تھا۔ اس طرح محترمہ امیر بی بی صاحبہ مرحومہ رضؓ کو نہ صرف صحابیات میں بلکہ ۳۱۳ کی فہرست میں بھی شمولیت کا شرف حاصل تھا۔

مرحومہ بہت نیک متقی، پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کی پابند دعا گو اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص محبت و عقیدت رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ آپ نے ایک صاحبزادی اور ایک فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین

نماز جنازہ اور تدفین آج کسی وقت عمل میں آئے گی

درخواست دعا: میرے والد شیخ فضل قادر صاحب بہت زیادہ بیمار ہیں۔ بیہوشی کی کیفیت ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ عبدالحق ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱-اگست ۶۲ء

اہلِ علم حضرات کے لئے صحیح راہِ عمل

کراچی سے شائع ہونے والے انگریزی ماہنامہ "مسلم نیوز انٹرنیشنل" بابت اگست ۶۲ء کے مقالہ افتتاحیہ میں تاریخ کے اِس نہایت درجہ اہم اور غیر معمولی واقعہ پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد سے اب تک یکے بعد دیگرے ایشیا اور افریقہ کے بہت سے ممالک آزاد ہو چکے ہیں اور جیسا کہ صاف نظر آرہا ہے باقی ماندہ محکوم ممالک بھی قریب مستقبل میں آزادی سے ہمکنار ہو کر اپنی قسمت کے آپ مالک بن جائیں گے۔

اِس تعلق میں اِس امر پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہ اِن نو آزاد ممالک میں سے ایک خاصی تعداد ایسے ملکوں کی ہے جن کے باشندوں کی غالب اکثریت مسلمان ہے مجلّۂ مذکور نے اسے زمانہ کی ایک بہت بڑی ستم ظریفی قرار دیا ہے کہ اِن سب مسلم ممالک میں علماء اور اسلامی نظام کی علمبردار جماعتوں کو وہ مقام نہیں مل سکا ہے جو اپنی اہمیت اور خدمات کی وجہ سے انہیں ملنا چاہیئے تھا۔ معاصر مذکور لکھتا ہے کہ قریباً ہر ملک میں ہی علماء اور ان کی تنظیمیں حکومتوں کی معتوب ہیں اور اُن کے زیرِ عتاب ہونے کی وجہ سے کسی بھی اسلامی ملک میں اسلامی نظامِ حکومت کے قیام کی بظاہر کوئی امید نظر نہیں آتی۔ ایسی دینی جماعتوں میں سے مثال کے طور پر اُس نے مصر کی اخوان المسلمون، انڈونیشیا کی مشومی پارٹی اور پاکستان کی جماعتِ اسلامی کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ:-

"اسلامی ملکوں کی موجودہ صورتِ حال میں علماء کے لئے اِس کے سوا چارہ نہیں ہے کہ وہ اِن تین راہوں میں سے کوئی سی راہ اختیار کریں اوّل یہ کہ وہ سیاست سے یکسر کنارہ کش ہو جائیں۔ اِس قسم کی کنارہ کشی قرآنِ مجید اور سنّتِ نبوی کی روشنی میں غیر اسلامی ہے اور اس کو تصور میں بھی لانا ممکن نہیں۔ دوم یہ کہ وہ موجودہ حکومتوں کے خلاف سیاسی جدّوجہد جاری رکھیں جس سے اِس امر کا امکان ہے کہ ایسی جدّوجہد ہلاکت اور خود کشی پر منتج ہو۔ سوم یہ کہ حکمرانوں سے صلح کر کے اپنے معتقدات کو مفاہمت کی بھینٹ چڑھا دیں۔ یہ بات گھٹیا قسم کی خواہشات اور جبلتوں کو ابھارنے کا موجب ہوگی"۔

مجلّۂ مذکور نے اِس صورتِ حال کا ذمہ دار اِس امر کو ٹھہرایا ہے کہ مسلم ممالک میں ہر جگہ اقتدار ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جنہیں اُس کے اپنے نظریہ کے مطابق دین سے کوئی واسطہ نہیں اور جنہوں نے مغربیت کو ہی قبلہ بنا کر اسے اپنا ملجا و ماویٰ تصوّر کر رکھا ہے۔

معاصر نے اپنے محولہ بالا مقالہ افتتاحیہ میں اِس زمانہ کے مخصوص سیاسی علماء اور ان کی مذہب کے بہروپ میں قائم ہونے والی خالص سیاسی تنظیموں کے ساتھ ہمدردی کا جو ثبوت دیا ہے وہ محض اِس بناء پر قابلِ ستائش قرار نہیں پا سکتا کہ اُس نے جو کچھ لکھا ہے نیک نیتی سے ازراہ ہمدردی لکھا ہے۔ ہمیں اِس سے انکار نہیں کہ ہمدردی کا جذبہ ایک قابلِ ستائش جذبہ ہے لیکن اِس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ بہر طور برمحل ہو یعنی بے محل ہرگز نہ ہو۔ بے محل ہمدردی خواہ نیّت کتنی ہی نیک ہو بسا اوقات فساد اور نقصان پر منتج ہوا کرتی ہے۔ معاصر کو غلطی اِس بات سے لگی ہے کہ اُس نے ازراہ اِستثنال مسلم ممالک کی جن تنظیموں کا ذکر کیا ہے وہ انہیں اپنی دانست میں بے ضرر مذہبی تنظیمیں سمجھتا ہے حالانکہ ان میں سے اکثر مذہبی تنظیمیں نہیں بلکہ مذہب کے بہروپ میں ایک ہی سانچے میں ڈھلی ہوئی مخصوص نوعیت کی سیاسی تنظیمیں ہیں۔ انہوں نے اکثر و بیشتر کمیونسٹ اصولوں اور نظریات پر اسلام کا ٹھپّہ لگا کر انہیں بزعمِ خود اسلامی رنگ میں اپنایا ہوا ہے۔ ان کا مقصد حقیقی اسلامی احکام رائج کرنا نہیں بلکہ دوسروں کو فاسق فاجر قرار دے کر اسلام کے نام پر اقتدار پر قبضہ جمانا اور پھر اسلام ہی کے نام پر بالجبر اپنی من مانی چلانا ہے۔ جس ملک کی غالب اکثریت مذہباً مسلمان ہو اور اپنے آپ کو کسی دوسرے سے کم مسلمان نہ سمجھتی ہو وہاں کسی تنظیم کو دوسروں کو غیر صالح اور فاسق و فاجر قرار دے کر اسلام کا واحد اجارہ دار بننے اور پھر اِس خود ساختہ اجارہ داری کی آڑ میں بالجبر اقتدار پر قبضہ جمانے کی کیسے اجازت دی جا سکتی ہے۔ ایسی صورتِ حال کو تو کوئی حکومت بھی برداشت نہیں کر سکتی۔

اب جہاں تک دین اور سیاست کے باہمی تعلق کا سوال ہے جن کے ایک دوسرے سے جُدا ہونے کو معاصر قرآن و سنّت کے منافی قرار دے رہا ہے اور جس کا تصوّر بھی اس کے نزدیک ممکن نہیں اِس میں بھی ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے معاصر کو غلطی لگی ہے اسلام میں دین اور سیاست دونوں کا باہم دگر ایک ہونا بھی ثابت ہے اور باقتضائے وقت محض حلقۂ کار کے اعتبار سے ان کے ایک دوسرے سے علیحدہ متصوّر ہونے میں بھی کوئی قباحت نہیں۔ دونوں کا ایک ہونا اور باقتضائے وقت ان کا علیحدہ علیحدہ دائروں میں کام کرنا دراصل حالات پر منحصر ہے۔ اگر کسی ملک کے باشندے دینی فکر کے لحاظ سے پوری طرح متحد الخیال ہوتے ہوئے اسلامی تعلیم پر کما حقّہٗ عامل ہوں تو ایسی صورت میں جو حکومت بھی قائم ہوگی وہ صحیح معنوں میں اسلامی حکومت ہوگی اور یہ ہو نہیں سکتا کہ اُس میں علماءِ حق کا پورا پورا دخل نہ ہو۔ برخلاف اِس کے اگر باشندگانِ ملک اسلام پر پوری طرح عامل نہ ہوں اور انہوں نے خود علماء کے زیرِ اثر ہی دینی مسائل میں فکر و نظر کی جداگانہ راہیں اختیار کر رکھی ہوں اور ان میں دینی مسائل میں پورا پورا فکری اتحاد نہ صرف یہ کہ موجود نہ ہو بلکہ سردست ممکن بھی نظر نہ آتا ہو تو ایسی صورت میں علماء کا یہ فرض ہوگا کہ وہ قوم کے سیاسی اتحاد کو غنیمت جانیں اور خود سیاست سے علیحدہ رہتے ہوئے خالصتہً اصلاحِ معاشرہ پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بجا لا کر وہ غیر مسلموں کو مسلمان اور مسلمانوں کو باعمل مسلمان بنانے کو اپنا فرضِ عین سمجھیں۔ اقتدار پر قبضہ کو اپنا مطمحِ نظر نہ بنائیں تا وقتیکہ ان کی اصلاحی کوششوں کے نتیجہ میں پوری کی پوری قوم متحد الخیال ہو کر سیاسی فکر کے ساتھ ساتھ دینی فکر کے لحاظ سے بھی پوری طرح یک جان نہ ہو جائے اور از خود انہیں اقتدار سونپ کر ان کے اشاروں پر چلنے کے لئے تیار نہ ہو جائے۔

چنانچہ اسلامی تاریخ میں ہمیں ایسے دَور بھی نظر آتے ہیں کہ جن میں دین اور سیاست میں کوئی امتیاز نہ تھا یعنی ائمہ دین ہی سیاسی قائد بھی تھے اور ایسے دَور بھی نظر آتے ہیں جن میں دین اور سیاست کے علیحدہ علیحدہ دائرے مقرر تھے یعنی ائمہ دین اپنے دائرے میں کام کر رہے تھے اور سیاسی قائدین اپنے دائرے میں۔ اُس زمانہ کے علماء ہمیں سیاست سے اپنا دامن بچا کر خالصتہً اصلاح و ارشاد کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف نظر آتے ہیں۔ پھر وہ اِس پایہ کے علماء تھے کہ آج بھی ان کا نام زبان پر آتے ہی سب کی گردنیں ادب و احترام اور محبت و عقیدت سے جھک جاتی ہیں۔ جہاں خلفائے راشدین کے زمانہ میں دین اور سیاست باہم دگر ایک تھے وہاں ملوکیت کے زمانہ میں علماءِ حق کے گروہ نے ہمیشہ ہی سیاست سے اپنا دامن بچائے رکھا۔ آخر حضرت خواجہ معین الدین صاحب اجمیری، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت مجدد الفِ ثانی سرہندی وغیرہم عالی مرتبت بزرگوں نے کب اپنے اپنے وقت کی مسلمان حکومتوں کے خلاف عوام کو منظم کیا اور اقتدار پر قبضہ جمانے کے لئے کب انہوں نے مذہب کے نام پر سیاسی پارٹیاں بنائیں۔ انہوں نے سیاسی اقتدار سے کوئی سروکار نہ رکھا البتہ اصلاح و ارشاد پر زور دیا اور اِس حد تک زور دیا کہ شاہ و گدا سب کی رہنمائی کو اپنا فرضِ عین سمجھا اور اِس راہ میں انہیں جو مشکل بھی پیش آئی اُسے ہنسی خوشی برداشت کیا۔ ان کی مجاہدانہ کوششیں اور قربانیاں رنگ لائیں اور ان کی اصلاح و ارشاد کے نتیجہ میں عوام کے ساتھ ساتھ کاروبارِ مملکت میں بھی اصلاح کی صورت پیدا ہوتی رہی۔ اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایسے ائمہ دین اور بزرگانِ سلف دین کی روح سے ناواقف تھے اور انہوں نے اپنی سرگرمیوں کو اصلاح و ارشاد کے دائرہ تک محدود رکھ کر قرآنِ مجید اور سنّتِ نبوی سے نعوذ باللہ انحراف اختیار کیا؟ کیا ان کا یہی فرض تھا کہ وہ اولو الامر کی اطاعت سے متعلق قرآنی تعلیم کو پسِ پشت ڈالتے اور اصلاح و ارشاد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اخوان المسلمون، مشومی پارٹی اور جماعتِ اسلامی کی طرز پر سیاسی پارٹیاں بنا کر لوگوں کو از روئے قانون قائم شدہ حکومتوں کے خلاف ابھارتے اور ہر قسم کے حیلے اختیار کر کے حکومتوں پر قبضہ جمانے کی کوشش کرتے؟

آخر اِس زمانہ کے علماء کی راہ میں کیا امر مانع ہے کہ وہ تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر کے قرآنی ارشاد کے ماتحت سیاست میں براہ راست مداخلت سے باز رہتے ہوئے غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کریں اور وعظ و تلقین کی شکل میں مجاہدانہ کوششیں بروئے کار لا کر موجودہ دَور کے مسلمانوں کو لادینیت کی رَو میں بہنے سے بچائیں اور اِس طرح سیاست پر بھی صحت مند اثر ڈالنے کا موجب بنیں؟

ہمیں افسوس ہے کہ معاصر مذکور نے اِس زمانے کے اہلِ علم حضرات کو صحیح راہِ عمل اختیار کرنے کی تلقین کی بجائے اپنی غلط روش پر اڑے رہنے

(باقی صفحہ ۴ پر)

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کے پیدا کردہ فتنہ کے بارہ میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک معرکۃ الآراء تقریر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کے واقعات

خوارج سے آپ کی جنگ اور خوارج کی فتنہ انگیزیوں کی تفصیل

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۶ء — بمقام قادیان

قسط پنجم

غرض معاہدہ لکھا گیا اور

لشکر ایسی حالت میں لوٹا

کہ اس میں لڑائی تھی اور بغض ظاہر تھا۔ ایک کہتا جب انہوں نے قرآن کو نیزوں پر بلند کر دیا تو اس کے بعد اور کیا راہ تھی یہی طریق فیصلہ تھا کہ لڑائی بند کی جاتی۔ اور ایک ایسا کمیشن مقرر کیا جاتا۔ جو کتاب اللہ کے ماتحت ہمارے درمیان فیصلہ کرتا۔ دوسرا کہتا کہ خدا کی باتوں میں کسی انسان کا فیصلہ ماننے کے کیا معنے ہیں کیا خدا تعالیٰ کے احکام کے بارے میں بھی آدمیوں میں فیصلے ہوا کرتے ہیں۔ آخر اسی بحث و تمحیص میں جب حضرت علی رضؓ کوفہ میں پہونچے۔ تو وہ لوگ جو تحکیم کے مخالف ہو گئے تھے وہ کوفہ میں داخل نہ ہوئے۔ بلکہ حضرت علی رضؓ کے لشکر سے الگ ہو کر حروراء میں چلے گئے۔ وہ بارہ ہزار آدمی تھے۔ ان سب نے کہا کہ ہم علی رضؓ کے ساتھ جانے کے لئے تیار نہیں۔ جو

دین کے معاملہ میں

آدمیوں کا فیصلہ ماننے کے لئے تیار ہو گیا پھر انہوں نے کہا کہ امیر جنگ شبث بن ربعی التمیمی ہوگا۔ امیر صلوٰۃ عبد اللہ بن الکواءؓ اور الامر شوریٰ بعد الفتح والبیعۃ للہ عزّ وجل والامر بالمعروف والنہی عن المنکر۔ یعنی معاملات کو شوریٰ سے طے کیا جائے گا۔ بیعت خدائے عزّ وجل کی ہوگی۔ اور ہمارا کام نیک باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا ہوگا

کوئی شبہ کر سکتا ہے

کہ شاید یہ لوگ جو تحکیم کے مخالف تھے۔ یہ کوئی اور تھے۔ اور جنہوں نے تحکیم کی تائید کی تھی وہ کوئی اور ہوں گے۔ مگر تاریخ سے

ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہے کہ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ ضرور فیصلہ اسی طرح ہونا چاہیئے کہ ایک کمیشن مقرر ہو جو قرآن کے مطابق فیصلہ کرے۔ اس کے مقابلہ میں جو لوگ مستقل رہے ان کی یہ حالت تھی کہ حضرت علی رضؓ خطبہ پڑھنے کے لئے آتے۔ تو وہ ایک جوش کی حالت میں کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے حضرت علی رضؓ سے کہا کہ ہم آپ کی

دوبارہ بیعت

کرتے ہیں اور اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ جس کے آپ دوست ہوں گے اس کے ہم دوست ہوں گے۔ اور جس کے آپ دشمن ہوں گے اس کے ہم دشمن ہوں گے۔ جب انہوں نے یہ کہا تو حروری کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا اہل شام اور تم دونوں کافر ہو۔ کیونکہ تم انسانوں کی فرمانبرداری کا کلی وعدہ کرتے ہو۔ اور یہ بے دینی اور شرک ہے۔ اس پر ایک شخص نے ان کو جواب دیا کہ یہ تو تمہاری شرارت کے جواب میں کہا گیا ہے۔ ورنہ علی رضؓ نے تو ہم سے یہی بیعت لی ہے کہ کتاب و سنت پر عمل ہوگا۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ ھو علی الحق والھدیٰ ومن خالفہ ضال مضل۔ کہ آپ صداقت اور ہدایت پر ہیں۔ اور جو شخص آپ کی خلافت کا مخالف ہے وہ گمراہ ہے۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے۔

جب یہ فتنہ بڑھنے لگا

تو حضرت علی رضؓ نے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کو خوارج کو سمجھانے کے لئے مقرر کیا اور انہیں حکم دیا کہ بحث نہ کریں۔ مگر حضرت عبد اللہ بن عباسؓ میں کچھ جوانی کا جوش تھا۔ اور کچھ وہ اپنے آپ کو فقیہہ بھی سمجھتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ میں کسی سے کیا کم ہوں۔ جب وہاں پہونچے

تو ان لوگوں کے اعتراضوں سے کچھ پریشان سے ہو گئے۔ اور دلیل دینے لگے۔ حضرت علیؓ کا نقطہ نگاہ تو یہ تھا کہ میں نے کمیشن مقرر نہیں کرایا بلکہ تم نے کمیشن مقرر کرایا ہے۔ اور تم ہی اس پر اصرار کرتے تھے۔ مگر حضرت عبد اللہ بن عباس کے سامنے جب انہوں نے کمیشن کا معاملہ پیش کیا اور کہا کہ ہم علی رضؓ کی کس طرح اتباع کر سکتے ہیں۔ جبکہ اس نے دین کے معاملہ میں کمیشن مقرر کر دیا۔ حالانکہ

دینی امور کا فیصلہ

انسان نہیں کیا کرتے بلکہ خدا فیصلہ کیا کرتا ہے۔ تو وہ کہنے لگے۔ بعض امور میں کمیشن بٹھانا جائز بھی ہوتا ہے۔ دیکھو قرآن کریم میں آتا ہے کہ احرام کی حالت میں اگر کوئی عمداً شکار کرے۔ تو دو حکم مقرر کئے جائیں۔ اور وہ یا ایسا ہی جانور اس سے قربانی دلائیں یا اس شکار کی قیمت کا کھانا مساکین کو کھلایا جائے۔ یا روزے رکھے جائیں۔ اس پر خوارج کہنے لگے۔ اچھا اچھا خلافت کا معاملہ گویا خرگوش یا بکری کے برابر ہو گیا۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں

پہونچ گئے۔ اور آپ نے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے فرمایا۔ میں نے تمہیں نہیں کہا تھا۔ کہ ان لوگوں سے بحث نہ کرنا۔ دیکھا

بحث کا کیا نتیجہ نکلا

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے مخاطب ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو سنو۔ کیا میں نے تم کو اس تحکیم سے منع کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔ اور تم اس پر اصرار کرتے تھے یا نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ حضرت علی رضؓ نے کہا یہ سچ ہے یا نہیں کہ جب تم نے مجھے مجبور کیا تو میں نے انکار کرتے ہوئے اس کی اجازت دی۔ مگر یہ شرط کر دی کہ وہی حکم قابل قبول ہوگا جو قرآن کریم کے مطابق ہوگا۔ اور اگر قرآن کریم کے خلاف ہوا تو تم اور ہم اس سے بری ہوں گے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ اس پر حضرت علی رضؓ نے کہا۔ پھر تم میری مخالفت اب کیوں کرتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم مانتے ہیں کہ تو نے ہمارے کہنے پر کمیشن مقرر کیا تھا۔ لیکن ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے اس معاملہ میں سخت گناہ کیا۔ اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ کر لی۔ اور چونکہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفایابی کیلئے صدقہ کی تحریک

—— محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ——

گزشتہ سال انصار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفایابی کے لئے مسلسل ۴۰ دن تک صدقہ جاری رکھنے کی تحریک میں خدا کے فضل سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بدستور کمزور چلی آرہی ہے۔ اس لئے میں پھر انصار سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے پرسوز دعاؤں کے ساتھ ایک بار پھر چالیس روز تک صدقہ جاری رکھنے کی اس تحریک میں حصہ لیں تا اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئے۔ اور ہم عاجزوں پر رحم فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کو جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

صدقہ کی رقوم دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں بھجوا دی جائیں۔

خاکسار:- مرزا ناصر احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۳۱ جولائی ۱۹۶۲ء

توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

اس لئے ہمارے گناہ معاف ہو گئے آپ بھی توبہ کر لیں۔ حضرت علی نے کہا کچھ شرم کرو۔ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ اسلامی مسائل کیا ہیں۔ اور کب کوئی فعل گناہ ہوتا ہے اور کب نہیں۔ تم مجھے کیا سمجھاتے ہو۔ انہوں نے کہا کچھ ہو آپ نے یہ کبیرہ گناہ کیا ہے کہ دین کے معاملہ میں کمیشن مقرر ہونے دیا۔ اور چونکہ کبیرہ گناہ کا مرتکب خلیفہ نہیں رہ سکتا اس لئے آپ توبہ کر لیں تب آپ کو خلیفہ مانیں گے۔ حضرت علیؓ نے کہا میں تو سارے ہی گناہوں سے توبہ کرتا رہتا ہوں اس پر دو ہزار آدمی جو معلوم ہوتا ہے کچھ سمجھدار یا نیک تھے واپس آ گئے اور انہوں نے کہا کہ اب بات ہماری سمجھ میں آ گئی ہے ہم ہی غلطی پر تھے مگر باقی نے پھر بھی واپسی سے انکار کیا۔

مَیں نے ایک تاریخ میں پڑھا ہے

مگر اب حوالہ یاد نہیں کہ خوارج یہ کہتے تھے کہ جب علیؓ نے توبہ کی تو گویا گناہ کا اقرار کیا اور چونکہ گنہگار خلیفہ نہیں ہو سکتا اس لئے اب دوبارہ ہم جسے چاہیں امیر مقرر کریں۔ حضرت علیؓ نے ان لوگوں کا نام حروریہ رکھا (جیسے آجکل کچھ لوگ احراری کہلاتے ہیں) مگر وہ اپنے آپ کو شراۃ کہتے تھے یعنی انہوں نے دنیا دے کر آخرت کو خرید لیا ہے، جیسے مصری صاحب بھی کہتے ہیں کہ میں نے خدا کے لئے اپنی نوکری پر لات مار دی اور ذرا بھی اس بات کی پرواہ نہ کی کہ بیوی بچے کہاں سے کھائیں گے۔ اس کے بعد ان لوگوں نے عبداللہ بن وہب کی بیعت کر لی جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بیعت کے مخالف نہیں تھے بلکہ بیعتِ خلافت کے مخالف تھے اور ان لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ قوم خلیفہ کی نگران ہے اور جب چاہے اس پر الزام لگا کر اس سے الگ ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد یہ لوگ کوفہ سے بصرہ کی طرف گئے اور وہاں کے خوارج کو ساتھ لیتے ہوئے نہروان چلے گئے (جو بغداد اور واسط کے درمیان مشرقی جانب ایک علاقہ ہے۔ اس نام کا ایک گاؤں بھی ہے جس کے درمیان نہر جاری ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

ان سے متواتر خط و کتابت کی

کہ جماعت میں داخل ہو جائیں لیکن وہ اس سے اور اترا گئے اور سمجھنے لگے کہ ہمارے اندر بھی کوئی خوبی ہے اور پھر اس حد تک بڑھ گئے کہ حضرت خبابؓ جو سابقون الاولون صحابہؓ میں سے تھے اور جن کے متعلق یہ اختلاف ہے

کہ انہوں نے پہلے بیعت کی یا بلالؓ نے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ ایک غلام اور ایک حر نے مجھے سب سے پہلے قبول کیا۔ بعض لوگ اس سے حضرت بلالؓ اور حضرت ابوبکرؓ مراد لیتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت خباب ہیں۔ بہرحال حضرت خبابؓ جو اولین صحابہؓ میں سے تھے اُن کے بیٹے عبداللہ اور ان کی بیوی ایک دفعہ نہروان کے پاس سے گزرے۔ تو انہوں نے آپ سے کہا کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کی نسبت آپ کا خیال ہے۔ حضرت عبداللہ کہنے لگے میں جواب تو دیتا ہوں مگر دیکھنا ناراض نہ ہونا۔ انہوں نے قسمیں کھائیں کہ ہم ناراض نہیں ہوں گے۔ حضرت عبداللہ نے کہا ابوبکرؓ اور عمرؓ بڑے اچھے آدمی تھے اور ان میں کوئی عیب نہیں تھا۔ پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا۔ حضرت عبداللہ نے ان کی بھی تعریف کی۔ پھر انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا۔ حضرت عبداللہ نے کہا آپ بھی بڑے اچھے آدمی ہیں۔ انہوں نے کہا نہیں یہ بتاؤ جب فتنہ پیدا ہوا اس وقت کیسے تھے اور فتنہ سے پہلے کیسے تھے۔ یہ لوگ چونکہ اپنی

بیعت فسخ کرنے کی بڑی وجہ

یہی بیان کیا تھے کہ پہلے حضرت علیؓ بڑے اچھے تھے مگر بعد میں جب ان میں نقائص پیدا ہو گئے تو اُن نقائص کی وجہ سے ہم ان سے الگ ہو گئے۔ اسی طرح حضرت عثمان بھی پہلے بڑے اچھے تھے مگر بعد میں خراب ہو گئے اور ہمیں اپنی بیعتیں فسخ کرنی پڑیں۔ اس لئے انہوں نے سوال کیا کہ یہ بتاؤ علی فتنہ سے پہلے کیسے تھے اور فتنہ کے بعد کیسے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے کہا پہلے بھی اچھے تھے اور اب بھی اچھے ہیں۔ غرض جب انہوں نے چاروں خلفاء کی تعریف کی تو خوارج ان سے کہنے لگے تُو تو کافر ہے اور یہ کہتے ہوئے چھُری سے اُن کا پیٹ پھاڑ دیا۔ پھر ان کی بیوی جو حاملہ تھیں اُن کا پیٹ بھی انہوں نے پھاڑ دیا اور بچہ جو آٹھ ماہ کے قریب تھا اس کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دئے۔ مگر باوجود اس وحشت اور بربریت کے انکو تقویٰ کا بڑا دعوےٰ تھا چنانچہ ان میں سے ایک شخص نے گری ہوئی کھجور کھا لی تو اس سے تھکوائی۔ ایک ذمی نے اپنی کھجوروں کا درخت پیش کیا تو کہا کہ بغیر قیمت نہ لیں گے۔ ایک ذمی کا کسی نے خنزیر زخمی کر دیا تو اس سے معافی منگوائی لیکن مسلمان عورتوں تک کو ذبح کر دیتے اور اپنے اس فعل پر ذرا بھی ندامت اور شرم محسوس نہ کرتے۔ انہی لوگوں میں سے ایک شخص ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس گیا اور کہا میں آپ سے

ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں

انھوں نے کہا ہاں دریافت کرو۔ وہ کہنے لگا یہ بتایئے اگر کوئی شخص حج کے لئے جائے اور اس نے احرام باندھا ہوا ہو اور اس سے غلطی سے کوئی مچھر مر جائے تو اس کا کیا کفارہ ہوگا۔ بعض روایتوں میں مچھر کی بجائے یہ ذکر آتا ہے کہ اس نے کہا کہ اگر احرام کی حالت میں کسی سے مکھی مر جائے تو کیا کفارہ دے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں تیرے اس سوال سے خوب سمجھتا ہوں کہ تو کون ہے۔ معلوم ہوتا ہے تو خارجیوں سے تعلق رکھتا ہے سو سنو جب تم نے خدا تعالےٰ کے مقدس رسول کی پیاری بیٹی کی اولاد کو جس کی نسبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دنیا میں یہ سب سے زیادہ مجھے عزیز ہے ذبح کیا تھا۔ تو کیا تم اس وقت مجھ سے فتویٰ پوچھنے آئے تھے کہ آج تم یہ فتویٰ پوچھنے لگے ہو۔ کہ اگر احرام کی حالت میں تم سے مکھی مر جائے تو کیا کفارہ ہے۔ غرض ظلم اور قتل اور بے دینی کے ساتھ ان کو تقویٰ کا بھی دعویٰ تھا اور اس طرح متضاد باتیں ان میں جمع تھیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن خباب اور ان کی بیوی کو قتل کر دیا ہے تو اس کی تحقیق کے لئے انھوں نے الحارث بن مُرّہ کو بھیجا مگر انھوں نے ان کو بھی قتل کر دیا۔ آخر حضرت علی کو ان لوگوں کے مقابلہ کے لئے نکلنا پڑا۔ مگر جب آپ مقابلہ کے لئے نکلے تو

ایک اور واقعہ ایسا پیش آیا

جس سے ان لوگوں کی سازش کا بخوبی پتہ چلتا ہے اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے حضرت علیؓ کے بعض آدمی رشوت دے کر خریدے ہوئے تھے چنانچہ جب آپ گھوڑے پر سوار ہوئے تو ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اور اس نے آپ کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور کہنے لگا۔ حضور میں نے نجوم دیکھے ہیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ سفر بڑا منحوس ہے۔ آپ اس پر نہ جائیں۔ حالانکہ وہ صحابہ کے قریب کا زمانہ تھا اور اس قسم کے توہمات الھی مسلمانوں میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ حضرت علی نے کہا میں ان باتوں کو نہیں مانتا اور یہ کہتے ہوئے آپ مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے جب آپ وہاں پہنچے تو آپ نے قیس بن سعد ابن عبادہ کو ان کے پاس بھجوایا کہ حضرت عبداللہ بن خباب کے قاتل کو ہمارے سپرد کر دو۔ مگر انھوں نے کہا ہم سب نے ان کو قتل کیا ہے۔ کوئی ایک شخص قاتل نہیں۔ پھر حضرت علیؓ خود گئے اور آپ نے چاہا کہ انھیں سمجھائیں کہ اسلام کی عظمت اور اس کی ترقی میں روک مت بنو اور

مسلمانوں میں تفرقہ پیدا نہ کرو

مگر انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور شور مچا دیا کہ ان کی بات نہ سنو اور مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ آخر لڑائی ہوئی اور کثرت سے خوارج مارے گئے جن میں ان کا لیڈر عبداللہ بن وہب بھی تھا اور زید بن حصین اور حُرقُوص بھی تھے۔ اس کو جنگ نہروان کہتے ہیں اور بعض یوم النہر بھی کہتے ہیں کیونکہ نہر کے کنارے یہ جنگ ہوئی تھی۔ جب لڑائی ختم ہو گئی تو حضرت علیؓ نے اپنے سپاہیوں سے کہا۔ جاؤ اور ان مُردوں میں ایک ایسے شخص کی لاش تلاش کرو جس کے ایک ہاتھ میں نقص رہ گئے اور انھوں نے تلاش کی مگر ایسی کوئی لاش انھیں نہ ملی اور انھوں نے واپس آکر کہا کہ ہمیں کوئی ایسی لاش نہیں ملی آپ نے فرمایا جاؤ اور جا کر تلاش کرو کہ ایسی لاش تمہیں مل کر رہے گی وہ پھر گئے اور ناکام واپس آئے آپ نے فرمایا جاؤ اور جا کر تلاش کرو۔ آخر جب تیسری بار وہ لوگ گئے تو انھیں ان مُردوں میں ایک ایسے شخص کی لاش بھی مل گئی جس کے ایک ہاتھ میں نقص تھا۔ اور گوشت کا ایک لوتھڑا اس پر اٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا۔ مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ اے علی ایک دن کچھ لوگ تیرے خلاف بغاوت کریں گے اور اس وقت تیرے مقابلہ میں جو لوگ ہوں گے ان میں ایک ایسا شخص بھی ہوگا جس کے ہاتھ میں نقص ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا واللہ ما کذبت وما کُذِبتُ۔ خدا کی قسم میں نے اس وقت جھوٹ نہیں بولا تھا جب میں نے تم سے کہا تھا کہ ایسی لاش تمہیں مل کر رہے گی اور نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جھوٹی بات کہی تھی

یہ واقعہ ۳۷ھ میں ہوا

اور ۳۸ھ میں کوفہ میں جو لوگ مخفی طور پر خوارج کے ساتھ تھے وہ نہروان کے بچے ہوئے لوگوں سے آملے اور نخیلہ میں آکر جمع ہو گئے۔ (یہ جگہ شام اور کوفہ کے درمیان کوفہ کے قریب ہے) حضرت علیؓ نے پھر عبداللہ بن عباس کو انھیں سمجھانے کے لئے بھیجا لیکن باوجود بار بار سمجھانے کے نہ مانے آخر حضرت علی نے دوبارہ ان پر حملہ کیا اور ان میں سے اکثر کو قتل کر دیا۔

اس کے بعد اسی ۳۸ ہجری میں خرّیت بن راشد من بنی ناجیہ نے جو شروع سے حضرت علی کے ساتھ تھا اور آپ کا بڑا مقرب سمجھا جاتا تھا

آپ کے خلاف خروج کیا۔

اور آپ کی مجلس میں آکر کہنے لگا اے علیؓ میں آپ کی بات آئندہ نہیں مانوں گا اور نہ آپ کے پیچھے نماز پڑھوں گا اور کل آپ سے جدا ہو جاؤں گا

کیونکہ تم کافر ہو چکے ہو دکامل، حضرت علیؓ نے اسے بہتیرا سمجھایا مگر وہ نہیں مانا اور بار بار یہی کہتا رہا کہ آپ نے انسانوں سے فیصلہ کرایا ہے اس لئے آپ اب اس عہدہ کے قابل نہیں رہے اس پر حضرت علی نے جواب دیا کہ تیری ماں تجھ پہ روئے اس صورت میں

اذا قصی ربک وتنکث عہدک ولا تضر الا نفسک ۔

تُو اپنے رب کی نافرمانی کرنے والا اور اپنے عہد کو توڑنے والا ہوگا ۔ اور تُو اپنی جان کے سوا اور کسی کو ضرر نہیں پہنچا سکے گا ۔ پھر آپ نے پوچھا آخر اس علیحدگی کی وجہ کیا ہے تو اس نے تحکیم کو بطور وجہ بیان کیا ۔ حضرت علی نے اُسے کہا کہ آ مجھ سے سن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شاگرد ہوں اور مَیں تجھ پر قرآن اور حدیث سے ثابت کر سکتا ہوں کہ تیرا یہ فعل نادرست ہے ۔ مگر اُس نے کہا میں سننے کے لئے تیار نہیں ۔ اور اپنی قوم کو لے کر راتوں رات نکل گیا ۔ اُس وقت کسی نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ

خریت کے مقابلہ میں خاموش کیوں ہو گئے تھے

آپ نے فرمایا مَیں بزدل نہیں ہوں اور مَیں کبھی لڑائی سے نہیں گھبرایا مگر جب یہ لوگ مجھے دھمکی دے رہے تھے کہ ہم تجھے قتل کر دیں گے اس وقت میرا نفس مجھے شرمندہ کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ ان کے مقابلہ کی ضد میں آ کر تو ان سے لڑنا شروع کر دے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں کو شہید کرا دے ۔

جب یہ خریت بن راشد وہاں سے نکلا تو اُسے راستے میں ایک ایرانی نومسلم ملا اور اس نے اس سے پوچھا کہ علیؓ کے بارہ میں تمہاری کیا رائے ہے ۔ اُس نے کہا وہ امیرالمومنین ہیں اور بڑے نیک آدمی ہیں ۔ اس پر خریت نے اُس ایرانی نومسلم کو یہ کہتے ہوئے قتل کر دیا کہ تو کافر ہے ۔ پھر ایک کافر ملا تو اُس نے اس سے پوچھا تو کون ہے اُس نے کہا میں ایک کافر ذمایا ہوں وہ کہنے لگا اچھا ۔ پھر تجھے مارنے کا ہمیں کوئی حق نہیں ۔

آخر یہ لوگ رامہرمز چلے گئے جو اہواز کا شہر ہے اور وہاں اُن کے ساتھ باقی خوارج بھی آملے ۔ علاوہ ازیں ایران کے کفار اور نصاریٰ اور مرتدین اور زکوٰۃ دینے سے انکار کرنیوالوں کی ایک جماعت بھی اُن سے آملی اور ایک بڑا لشکر ہو گیا ۔ حضرت علیؓ نے ان کے مقابلہ کے لئے معقل بن قیس الریاحی کو بھیجا ۔ انہوں نے جنگ کی اور جنگ میں خریت مارا گیا ۔ کفار قید کئے گئے اور زکوٰۃ جمع کی گئی ۔

اسکے بعد یہ لوگ مکہ میں مخفی جمع ہوئے

اور فیصلہ کیا کہ حضرت علیؓ کا کھلا مقابلہ ہم نہیں کر سکتے اس لئے مخفی حملہ کرنا چاہیئے ۔ چنانچہ فیصلہ کیا کہ تین آدمی جائیں اور اکیس ۲۱ رمضان کو ایک ہی دن حضرت علی ۔ حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص کو قتل کر دیا جائے ۔ چنانچہ عبدالرحمٰن بن ملجم کو حضرت علیؓ کے قتل کرنے کے لئے اور حجاج بن عبداللہ الصریمی المعروف بالبرک کو معاویہ کے قتل کے لئے اور عمرو بن بکر التمیمی المعروف بزاذویہ کو عمرو بن عاص کو قتل کرنے کے لئے مقرر کیا ۔

حضرت علی صبح کی نماز کے وقت لوگوں کو نماز میں شامل کرنے کے لئے محلہ میں چکر لگایا کرتے تھے ۔ ۲۱ ر رمضان کو صبح کے وقت جب آپ محلہ کا چکر لگا رہے تھے تو عبدالرحمٰن نے اُن پر حملہ کیا اور تلوار مار کر سر کو شدید زخمی کر دیا ۔

حضرت علیؓ کو جب یہ زخم لگا

تو آپ نے فرمایا فزتُ وربّ الکعبۃ کعبہ کے رب کی قسم مَیں کامیاب ہو گیا ۔ یعنی زخم ایسا کاری لگا ہے کہ اب میں اس سے جانبر نہیں ہو سکتا ۔ پھر آپ نے فرمایا اس شخص کو پکڑو ۔ اور اُس نے دوسرے مسلمانوں پر بھی حملہ کیا ۔ مگر مغیرہ بن نوفل نے اس پر اپنی چادر ڈال دی اور پھر اُٹھا کر زمین پر دے مارا اور دوسرے لوگوں نے باندھ لیا ۔ جب حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ اے امیرالمومنین ۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا اگر مَیں زندہ رہا تو خود فیصلہ کروں گا اور اگر مر گیا تو تمہاری جس طرح مرضی ہو ۔ آخر تیسرے دن آپ اسی زخم سے فوت ہو گئے ۔

برک نے حضرت معاویہ پر اسی تاریخ کو حملہ کیا لیکن چونکہ اُن کا پہرہ مضبوط تھا اور شام میں رہنے کی وجہ سے وہ بڑے محتاط تھے اور ہمیشہ اپنے اردگرد پہرہ رکھتے اس لئے وہ آدمی اپنے حملہ میں ناکام رہا ۔ انہیں صرف معمولی زخم لگا ۔ یعنی آپ کے سرین کی ایک چھوٹی سی رگ کاٹی گئی ۔ اس سے زیادہ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوئی اور برک پکڑا گیا ۔ (ضمناً اسی جگہ مَیں یہ بھی ذکر کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے یہاں نماز کے وقت جو پہرہ ہوتا ہے لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں بلکہ اُن میں سے بھی بعض لوگ اعتراض کیا کرتے تھے جو اب مصری پارٹی میں شامل ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں بھی ایسے ہی ناپاک ارادے تھے اور وہ یہ دیکھ دیکھ کر جلتے تھے کہ پہرہ کی وجہ سے ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے ۔ مگر جیسا کہ آپ لوگوں کو اس واقعہ سے معلوم ہو گیا ہوگا ۔ حضرت معاویہ بھی پہرا رکھا کرتے تھے اور کوئی ان پر اعتراض نہیں کرتا تھا)

عمرو بن عاص اُس دن بیمار تھے اور وہ نماز کو گئے ہی نہیں ۔ لیکن اُن کے گھر سے

اُس وقت ایک شخص خارجہ بن خدافہ نکلا جسے زاذویہ نے یہ سمجھتے ہوئے کہ یہی عمرو بن عاص ہیں قتل کر دیا ۔ جب اُسے پکڑ کر لوگ عمرو بن عاص کے پاس لے گئے اور اُس نے دیکھا کہ جو شخص وہاں آتا ہے وہ کہتا ہے السلام علیک یا امیرالمومنین تو وہ آنکھ اٹھا کر کہنے لگا ۔ مَیں نے کس کو مارا ہے کیا مَیں نے عمرو بن عاص کو نہیں مارا ۔ جب لوگوں نے اسے بتایا کہ نہیں بلکہ تُو نے خارجہ کو مارا ہے تو بے اختیار اُس کی زبان سے یہ فقرہ نکلا کہ اَرَدْتُ عَمْرًا وَ اَرَادَ اللّٰہُ خَارِجَۃ میں نے تو عمرو کا ارادہ کیا تھا مگر خدا نے خارجہ کا ارادہ کیا اور اسکے بعد سے یہ فقرہ ایک ضرب المثل بن گیا ۔ اب اگر کسی نے یہ کہنا ہو کہ مَیں نے تو فلاں کام کا ارادہ کیا تھا مگر خدا نے نہ چاہا اور فلاں کام ہو گیا تو عربی زبان میں وہ یہ کہا کرتا ہے کہ

اَرَدْتُ عَمْرًا وَ اَرَادَ اللّٰہُ خَارِجَۃ

۳۸ھ میں خوارج نے پھر زور کیا اور پہلے لیڈر کے مارے جانے پر مستورد کی بیعت کی ۔ اسکے بعد کے حالات سے ہمیں زیادہ بحث نہیں اسلئے میں اس حد تک ہی انکے حالات بتاتا ہوں ۔

(باقی)

لیڈر ——— بقیہ صہ ۲

میں ان کی حوصلہ افزائی کی ہے ۔

ایک مسلمان ملک میں فی الاصل اللہ اور رسولؐ ہی کی حکمرانی ہونی چاہیئے اور یقیناً اسلامی احکام پر ہی عمل ہونا چاہیئے لیکن اس کا طریق ہرگز یہ نہیں ہے کہ بعض اہل علم حضرات مذہب کے بہروپ میں مخصوص نوعیت کی سیاسی جماعتیں قائم کر کے اقتدار پر قبضہ جمانے کی خاطر دوسروں کو بدنام کریں اور اپنی صالحیت کا ڈھنڈورا پیٹیں ۔ اس کا طریق یہ ہے کہ وہ لوگ جنہیں خدا نے دین کی سمجھ عطا فرمائی ہے وعظ و تلقین اور اصلاح و ارشاد کی مدد سے عوام کی زندگیوں میں اسلام کو نافذ کرنے اور اس طرح اسلامی معاشرے کو معرض وجود میں لانے کی کوشش کریں ۔ اسلامی معاشرہ ہی اسلامی حکومت کو جنم دے سکتا ہے ۔ غیر اسلامی معاشرہ پر اسلامی حکومت ٹھونسی نہیں جا سکتی ۔ جب تک اسلامی معاشرہ کے از خود ابھرنے سے قلوب و اذہان اسلامی حکومت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں حقیقی معنوں میں اسلامی حکومت کا مستقل قیام ممکن نہیں ہو سکتا ۔

دورہ انسپکٹر وصایا

مکرم سید مبارک احمد صاحب انسپکٹر وصایا نظارت بہشتی مقبرہ سابق صوبہ سرحد کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں ۔ عہدے داران جماعت ہائے احمدیہ ان سے ہر ممکن تعاون فرمائیں ۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

دفعدار شیر محمد صاحب فوجی نمبر ۱۰۸۸۲ ولد عبدالرزاق صاحب سابق سکونت سرکال کسر ڈاکخانہ ڈھڈیالی ضلع جہلم کے موجودہ پتہ کی نظارت بہشتی مقبرہ کو ضرورت ہے ۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو اس سے مطلع فرمائیں یا اگر موصی موصوف خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں ۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

[redacted]

درخواستہائے دُعا

۱ ۔ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کویت (عربیہ) نہایت مخلص اور مالی قربانیوں میں پیش پیش ہیں ۔ لیکن دونوں مخلصین اولاد نرینہ سے محروم ہیں ۔ احباب جماعت ۔ بزرگان سلسلہ اور درویش بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں اولاد نرینہ عطا فرمائے ۔ آمین

۲ ۔ لائل پور شہر کے مکرم مہر اللہ دتا صاحب جن کا ایک جوان اور نیک لڑکا کچھ عرصہ ہوا شہید ہوا تھا اسی کے مقدمہ کے سلسلہ میں پریشان ہیں ۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد پریشانیوں سے نجات بخشے اور دشمنوں کے مزید شر سے محفوظ رکھے ۔ (وکیل المال تحریک جدید)

۳ ۔ میری نانی اماں جان اہلیہ شیخ رحمت اللہ خاں صاحب شاکر بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں ۔ ان کا ۱۲ر جولائی کو معدے اور اپنڈکس کا اپریشن ہوا تھا ابھی تک مکمل صحت نہیں ہوئی احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے ۔ (خاکسار حامد محمود خاں متعلم دہ لاہور)

حیدرآباد میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی

دینی مصروفیات

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس یکم اگست کو کراچی سے حیدرآباد تشریف لائے۔ آپ کی آمد سے احباب جماعت نے پوری طرح فائدہ اٹھانے کی کوشش کی چنانچہ

۱۔ یکم اگست بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے اجتماع میں آپ نے خطاب فرمایا۔ اور اراکین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

۲۔ ۲ راگست کو ۸ بجے شام تھیوسافیکل ہال حیدرآباد میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ کیا گیا۔ جس میں آپ نے ایک اہم تقریر فرمائی۔ جو نہایت پسند کی گئی۔

۳۔ ۳ راگست کو جماعت احمدیہ حیدرآباد کی طرف سے آپ کے اعزاز میں انڈس ہوٹل حیدرآباد میں دعوت عصرانہ دی گئی۔ جس میں معززین شہر بھی مدعو تھے۔ اس موقعہ پہ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے آپ کا تعارف کرایا اس کے بعد آپ نے تقریر فرمائی اور بتایا اسلام کے احیاء اور نشاۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک سکیم بنائی ہوئی ہے۔ جس کا ذکر قرآن کریم اور احادیث میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کے ذریعہ سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہو چکا ہے۔ اور خدائی وعدوں کے مطابق تین صدیوں میں یہ سکیم اپنی تکمیل کو پہنچے گی اور اسلام کو ساری دنیا پر غلبہ حاصل ہوگا۔

۴۔ ۴ راگست کو پریس کلب حیدرآباد میں پریس کانفرنس کی گئی۔ جس میں آپ نے خطاب فرمایا۔ اور بتایا کہ عقیدہ کے اختلاف کے باوجود بھی ہم اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کر سکتے ہیں۔ ملک کی سالمیت اور بہبودی کا تقاضا یہی ہے کہ ایک دوسرے کے خلاف زبان و قلم سے سخت حملے نہ کئے جائیں۔ بلکہ ایک دوسرے کو عزت و احترام سے یاد کیا جائے۔ آپ نے بحیثیت ناظر اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ اعلان فرمایا کہ ہم علماء کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ زبان و قلم سے صلح امن و اتحاد کی فضا قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں ہم ان کے ساتھ پوری طرح تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔

آپ نے اپنے خطاب میں اس امر کا بھی اظہار فرمایا کہ ہمیں عیسائیت کے مقابلہ کے لئے متحد ہو جانا چاہیئے۔ اور پوری طرح قرآنی دلائل سے مسلح ہو کر اسلام کا دفاع کرنا چاہیئے۔ خطاب کے بعد نمائندگان نے سوالات دریافت کئے جن کے آپ نے جواب دیئے۔

۵۔ ۵ راگست کو ۵ بجے شام احمدیہ ہال میں لجنہ اماء اللہ کا اجتماع ہوا جس میں آپ نے خطاب فرمایا۔ اور احمدی مستورات کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

۶۔ ۵ راگست کو انڈس ہوٹل میں آپ کو عشائیہ دیا گیا۔ جس میں معززین شہر بھی مدعو تھے۔ آپ نے اس موقعہ پر "اسلام میں زندہ خدا اور زندہ رسول کا تصور" پر تقریر فرمائی۔ اور سوالات کے جواب دیئے۔

۷۔ ۶ راگست کو مہران ایکسپریس پر آپ کراچی تشریف لے گئے۔

۸۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حیدرآباد کے پریس نے ہمارے ساتھ ہر طرح تعاون کیا اور مکرم مولانا شمس صاحب کی آمد پر جملہ تقریبات کی اطلاعات اور رپورٹیں اہتمام سے شائع کرتے رہے۔ اس سلسلہ میں روزنامہ (INDUS TIMES) روزنامہ عبرت۔ روزنامہ خادم وطن۔ روزنامہ پاسبان کے ہم شکرگزار ہیں۔ اسی طرح نمائندہ روزنامہ جنگ کراچی مقیم حیدرآباد نے پوری طرح تعاون کیا۔ چنانچہ روزنامہ جنگ کراچی میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور پریس کانفرنس کی رپورٹیں مع تقاریر شائع کی گئیں۔

(خاکسار ڈاکٹر عبدالسلام جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد)

ولادت

مورخہ ۲/۸/۶۲ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کو نواسہ عطا فرمایا ہے جو ان کی لڑکی امینہ بیگم اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب کا تیسرا لڑکا ہے۔ اور مولوی رحمت اللہ صاحب بنگوی کا پوتا ہے۔

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کو ۸ رجولائی ۱۹۶۲ء کو رؤیا میں بتایا گیا تھا کہ امینہ بیگم کو اللہ تعالیٰ لڑکا عطا فرمائے گا اور اس کا نام منظور احمد بتایا گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی خواب کی بنا پر اس کا نام منظور احمد ہی تجویز فرمایا ہے۔ جملہ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(عبدالرحمٰن انور)

انتخاب صدر خدام الاحمدیہ

۲۳ و ۲۴ و ۲۵ ر اکتوبر ۱۹۶۲ء

امسال سالانہ اجتماع کے موقع پر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آئندہ دو سال کے لئے انتخاب ہوگا۔ (انشاء اللہ)

انتخاب کے لئے قواعد حسب ذیل ہیں۔

۵۷۔ صدر مجلس کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ مرکز میں رہائش رکھتا ہو۔

۵۸۔ صدر کے انتخاب کے لئے مجلس شوریٰ کے اجلاس ہی میں نام پیش کئے جائیں گے اور مجلس شوریٰ تین ناموں کا انتخاب کرے گی۔ ہر نمائندے کو تین ووٹ دینے کا حق ہوگا۔

۵۹۔ منتخب شدہ نام حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آخری فیصلہ و منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

۶۰۔ مجلس انتخاب میں تجویز کردہ نام کے حق میں مختصراً دلائل دیئے جا سکیں گے۔ لیکن کسی کے خلاف کچھ کہنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۶۳۔ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوگا۔ اور ان کے متواتر منتخب ہونے پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔

انتخاب صدر کے قواعد درج کر دیئے گئے ہیں۔ مجالس ان کی روشنی میں اپنے ہاں آئندہ دو سال کے لئے صدر مجلس کے لئے غور کر کے اپنے نمائندہ کو مطلع کر دیں۔

انتخاب صدر میں صرف مجالس کے منتخب نمائندے ہی شامل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے انتخاب کی اہمیت کے پیش نظر ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ اور جملہ مجالس کو نمائندگان حسب قواعد پوری تعداد میں بھجوانے چاہئیں۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

یہ امر میرے نوٹس میں متعدد بار آیا ہے کہ بعض جماعتیں مقامی چندوں کی وصولی کے لئے الگ رسید بکیں چھپوا لیتی ہیں۔ یہ امر قواعد کے خلاف ہے۔ مرکز کے علاوہ کسی مقامی جماعت کو رسید بکیں چھپوانے کی اجازت نہیں اور نہ ہی مقامی رسید بکوں پر چندہ کی وصولی کی اجازت ہے۔ ہر قسم کے چندہ کی وصولی مرکزی رسید بکوں پر ہی ہونی چاہیئے۔ یہ رسید بکیں نظارت ہذا کی طرف سے اپنی تصدیق کے ساتھ جاری کی جاتی ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے دادا جان محترم چوہدری عبداللہ صاحب نمبردار ساکن سماعیلہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات تھوڑی سی علالت کے بعد مورخہ ۲۷/۷/۶۲ کو بعمر ۱۰۰ سال اس فانی دنیا سے رخصت ہو کر اپنے حقیقی آقا سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم احمدیت کے فدائی اور خدا ترس انسان تھے۔ شدید بارش کے باعث صرف چند افراد ہی نماز جنازہ میں شامل ہو سکے تھے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے نماز جنازہ غائب ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ نیز دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری عطاء اللہ مقبیع پی۔ ڈبلیو۔ آر ڈویژنل آفس سکھر)

۲۔ صوبیدار فضل الٰہی صاحب پنشنر جو ایک عرصہ سے عارضہ قلب اور بلڈ پریشر میں مبتلا تھے مورخہ ۹/۸/۶۲ کی صبح کو حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت نیک۔ ملنسار۔ کم گو اور مخلص احمدی تھے۔ احباب مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمادیں۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا ہے۔

(حمید بن نظام جان سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

۳۔ میری والدہ ماجدہ فالج کے حملہ کی وجہ سے تین یوم بیمار رہنے کے بعد ۱۰/۸/۶۲ کی صبح وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حاجی شیخ محمد حسین صاحب مرحوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دنیاپور کی اہلیہ اور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شیخ مولا بخش صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ دنیاپور کی بہو تھیں۔ احباب مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار۔ شیخ محمد منیر احمدی طالب دنیاپور (ملتان)

درخواست دعا: میرے والد مکرم جناب ملک عبدالقدیر صاحب مغلپورہ ۲۸ رجولائی عارضہ لواسیر شدید بیمار ہیں بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار طاہر محمود خاں مغلپورہ۔ لاہور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۱۹ اگست۔ صدر پاکستان محمد ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ استنبول کا معاہدہ اس علاقے کے کسی ملک کے خلاف نہیں انھوں نے توقع ظاہر کی کہ مزید مسلم ممالک اس معاہدہ میں شامل ہو جائیں گے۔

صدر کل شام مغربی پاکستان میں راولپنڈی کے شہریوں کی استقبالیہ دعوت میں سپاس ناموں کا جواب دے رہے تھے۔ اس دعوت میں گورنر مغربی پاکستان اور قومی اسمبلی کے ارکان نے بھی شرکت کی۔

صدر نے کہا کہ معاہدہ استنبول کا مقصد پاکستان ایران اور ترکی کے درمیان گہرا تعاون پیدا کرنا ہے اور اس میں دوسرے مسلم ممالک کی شمولیت کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ اس معاہدہ سے کسی قسم کے سیاسی مقاصد وابستہ نہیں۔ صدر نے معاہدہ کو مسلم اقوام کے مسائل حل کرنے کی پرخلوص کوشش قرار دیا۔

راولپنڈی۔ ۱۹ اگست۔ قومی اسمبلی نے کل صدارتی انتخاب کا بل منظور کر لیا۔ اس بل کی منظوری سے انتخابی اداروں قومی اور دونوں صوبائی اسمبلیوں۔ اور دیگر کل کونسلوں کے انتخابات کے بارے میں قوانین مکمل ہو گئے ہیں۔ صدارتی انتخاب کے بل کو آخری منظوری کے لئے دن کے دو بجے پیش کیا گیا۔ اس وقت حزب اختلاف کی نشستوں پر چند ارکان بیٹھے تھے جنہوں نے بل کی مخالفت نہیں کی۔ بعد میں قائم مقام سپیکر مسٹر محمد افضل چیمہ نے اعلان کیا کہ بل متفقہ طور پر منظور کیا گیا ہے

بل پر بحث ختم کرتے ہوئے شیخ خورشید احمد نے اس امر پر اطمینان کیا کہ ملک میں پہلے عام انتخابات کرانے کے لئے تمام قوانین مکمل ہو گئے ہیں۔ یہ انتخابات ایک آزاد اور غیر جانبدار ادارہ کی نگرانی میں ہوں گے۔ یہ پہلا موقع ہوگا کہ ملک کا صدر باقاعدہ طور منتخب کیا جائے گا۔

کوالالمپور ۱۹ اگست ملایا کی حفاظتی فوج کے دستوں نے کل صبح انڈونیشیا کی ایک کشتی پکڑ لی جو ملائشیا کی مضبوط ناکہ بندی سے گزر کر جنوبی ملایا کی جانب بڑھ رہی تھی۔ جہاں کل انڈونیشیا نے اپنے چھاپہ مار دستے اتارے تھے اس کشتی میں پندرہ افراد سوار تھے جنہیں حراست میں لے لیا گیا ہے ایک اطلاع کے مطابق بتایا گیا ہے کہ وہ سمگلر ہیں تاہم انھیں پوچھ گچھ کے لئے سنگاپور پہنچا دیا گیا ہے

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق انڈونیشیا نے جنوبی ملایا کے ساحل پر جن چھاپہ مار دستوں کو اتارا تھا ان میں سے ملائشیا کی حفاظتی فوج اور پولیس نے ۱۶ گرفتار کر لئے ہیں۔ انڈونیشیا نے کل سنگاپور سے ۵۰ میل شمال کی جانب پونتیان کے علاقہ میں تیس چالیس چھاپہ مار گوریلے اتارے تھے ملائشیا حکومت نے ان چھاپہ مار دستوں کو انڈونیشیا کی تخریبی کے ارکان قرار دیا ہے

جکارتہ:۔ ۱۹۔ اگست۔ انجمنی فرانس پریس کی اطلاع کے مطابق انڈونیشیا کا قیام سامراجی طاقتوں کی سازش کا نتیجہ ہے اور انڈونیشیا اسے برداشت نہیں کر سکتا انھوں نے انڈونیشیا کے "یوم آزادی" کے موقعہ پر ایک تقریب میں غیر ملکی اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا انڈونیشیا کسی ملک کو یہ اجازت نہیں دے گا کہ معاشی استحکام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔

ڈھاکہ ۱۹۔ اگست:۔ گورنر مشرقی پاکستان نے کہا ہے کہ صوبہ میں حالیہ سیلاب کی وجہ سے ۴ لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں مختلف اضلاع میں بارہ ہزار مربع میل علاقہ زیر آب آ گیا ہے متاثرہ افراد میں سے تقریباً ۴ لاکھ کی اقتصادی حالت خراب ہے اور ان کو حکومت کی جانب سے مدد کی شدید ضرورت ہے آپ نے کہا کہ حکومت اب تک سیلاب زدگان کی امداد پر ۵۰ لاکھ روپے صرف کر چکی ہے اور اس سلسلے میں مزید ضرورت پڑی تو حکومت اور رقم دینے سے گریز نہیں کرے گی

گورنر عبد المنعم خاں کل ڈھاکہ سے راولپنڈی کو جاتے ہوئے اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے آپ نے بتایا کہ صوبائی حکومت نے متاثرہ لوگوں میں سترہ روپے فی کس امدادی رقم تقسیم کی ہے اور تیرہ لاکھ افراد کو چیچک اور ہیضے کے ٹیکے لگائے گئے ہیں مزید ۸ لاکھ افراد کو وبائی امراض سے بچاؤ کے لئے ٹیکے لگائے جا رہے ہیں۔

نکوسیا ۱۹ اگست۔ قبرص میں اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ جزیرہ میں دن بھر کل جنگ بند رہی البتہ دور افتادہ قصبوں میں گولی چلنے کی آواز سنائی دیتی رہی جنوب مشرقی قبرص میں لازماکا کے مقام پر گرنیڈ پھٹنے سے دھماکہ ہوا۔ لیکن کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

یونان کے سرکاری ذرائع کی اطلاع کے مطابق قبرص میں اگرچہ جنگ بند ہو گئی ہے لیکن خطرے کے بادل ابھی تک جزیرہ پر چھائے ہوئے ہیں۔ حکومت یونان نے قبرص میں اپنے فوجی طاقت میں اضافہ کرنے کے پیش نظر نیٹو سے اپنی بحری۔ بری اور فضائی فوج کے دستے واپس منگوائے ہیں۔

واشنگٹن۔ امریکی وزیر دفاع مسٹر کلی ڈیموکریٹک پارٹی کی پلیٹ فارم کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا امریکہ کسی وقت بھی روس اور جمہوریہ چین دونوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی طاقت رکھتا ہے۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس

مغربی پاکستان کی شہریت کے حامل امیدواروں سے والٹن ٹریننگ سکول پی۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور کینٹ میں بطور ٹرین کلرک داخلہ کے لئے خواہش مند درخواست دہندگان سے قریب ترین دفتر روزگار کی وساطت سے ۱۲ ستمبر ۱۹۶۲ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔

اسامیوں کی تعداد ۳۵ ہے جن میں سے ۱۰ فیصد اور ۳۳ فیصد بالترتیب لائسنسڈ ولڈ کاسٹس (i) ریلوے ملازمین کے لڑکوں پوتوں۔ نواسوں اور زیر کفالت بھائیوں (اگر والد فوت ہو چکا ہو) کے لئے محفوظ ہیں۔ آئٹم (ii) کے تحت ۳۳ فیصد محفوظ اسامیوں کی مد میں آنے والوں کو اپنی درخواستوں کے ہمراہ درج ذیل دستاویزات بھی منسلک کرنا ہوں گی۔

(i) اس بات کا ثبوت کہ امیدوار کا والد۔ دادا یا بھائی مستقل ریٹائرڈ ریلوے ملازم تھا اور زیر کفالت بھائی ہونے کی صورت میں اس بات کا واضح ثبوت کہ اس کا والد اب زندہ نہیں ہے اور یہ کہ وہ مکمل طور پر اپنے بھائی کی کفالت میں ہے۔

(ii) اگر امیدوار کا والد یا دادا اب ریلوے ملازمت میں نہیں ہے اس بات کا واضح ثبوت کہ:۔

(ا) اسے ڈسپلنری اور اپیل رولز کے تحت ملازمت سے نکالا یا سبکدوش نہیں کیا گیا تھا۔

(ب) اسے گریجوٹی یا پراویڈنٹ فنڈ کی خاص امدادی رقم حاصل کی تھی۔

۲ بھرتی جیسا کہ نیچے دیا گیا ہے درج ذیل کے مطابق ہر ڈویژن سے اسامیاں پوری کرنے کی غرض سے صرف دفاتر روزگار کی وساطت سے کی جائے گی۔

لاہور	راولپنڈی	ملتان	کوئٹہ	سکھر	کراچی
۱۱	۶	-	۲	۵	۱۱

۳ **قابلیت:۔** میٹرک سیکنڈ ڈویژن (قبائلی علاقوں کے امیدواروں اور ریلوے ملازمین کے لڑکوں وغیرہ کے لئے تھرڈ ڈویژن) جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی۔

۴۔ **عمر:۔** یکم اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ۱۸ اور ۲۴ سال کے درمیان۔

۵۔ **تنخواہ وغیرہ:۔** مقررہ عرصہ تربیت یکم اکتوبر ۱۹۶۲ء سے شروع ہو کر ایک ماہ ہے منتخب امیدواروں کو ۵۰/- روپے ماہوار بطور امدادی الاؤنس دیئے جائیں گے۔ جن میں سے ۳۰/- روپے ماہوار خوراک کے خرچ کے طور پر وضع کر لئے جائیں گے تربیت کی کامیاب تکمیل پر اگر انہیں ملازمت میں رکھا گیا تو وہ ۱۱۵-۱۷۵ روپے علاوہ ازیں رولز کے تحت دیگر مروجہ الاؤنسز میں ۱۱۵/- روپے ماہوار پر ٹرینر کلرک کے طور پر تقرری کے اہل ہوں گے۔

۶۔ **درخواستوں کی ترسیل:۔** درخواستیں مقررہ فارموں پر ہو کہ ۱/- روپیہ کے عوض پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے سٹیشنوں سے دستیاب ہیں۔ پر کر کے تعلیمی قابلیت عمر اور رہائش کے سلسلہ میں اسناد کی مصدقہ نقول اور کیریکٹر سرٹیفکیٹوں جو کہ مرکزی یا صوبائی گورنمنٹ کی درجہ اوّل کی اسامی پر فائز گزیٹڈ آفیسر یا پاکستان میں سٹائپنڈری مجسٹریٹ سے تصدیق کرائے گئے ہوں اور تصویروں وغیرہ کے دیگر حوالہ جات کے ہمراہ اس میں چھپی ہوئی ہدایات کے مطابق قریب ترین دفتر روزگار کی وساطت سے اپنی رہائش سے نزدیک ترین ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے پتہ پر ۱۲ ستمبر ۱۹۶۲ء تک بہر صورت پہنچ جانا ضروری ہیں۔ کیونکہ اس تاریخ کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔ سرکاری ریلوے ملازمین کو اپنی درخواستیں اپنے محکمہ کے سربراہ کی وساطت سے ارسال کرنا چاہئیں۔

۷۔ **خاص مراعات:۔** (i) شیڈول کاسٹس (ii) مغربی پاکستان کے قبائلی علاقوں اور ریاستوں۔ نیز (iii) آزاد کشمیر گلگت ایجنسی بلتستان کے مستقل باشندے جو جموں و کشمیر ریاستوں سے تعلق رکھتے ہیں اور مذکورہ بالا علاقوں یا پاکستان کے کسی حصہ کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں بشمول کوئٹہ شہر میں ہجرت کر چکے ہیں پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژنوں۔ ریاستہائے امب۔ چترال۔ دیر اور سوات اور سابقہ پسماندہ علاقہ اور ڈیرہ غازی خاں اور ضلع ہزارہ کے اپنتائل پورشن سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کے لئے

(ا) درخواست فارم کی قیمت ۱/- روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے

(ب) زیادہ عمر کی حد میں بھی ۳ سال کی رعایت

۸۔ **بھرتی بلحاظ ڈویژن:۔**

ڈویژنوں کے لحاظ سے بھرتی صرف ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی وساطت سے ہوگی اور ان میں ریلوے کی ڈویژنوں کے سول اضلاع کو مدنظر رکھا جائے گا۔

دستخط ایس آر صدیقی

برائے وائس چیئرمین (ریلوے بورڈ)

امتحان انٹرمیڈیٹ میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا تفصیلی نتیجہ

امسال امتحان انٹرمیڈیٹ میں تعلیم الاسلام کالج کے ۱۴۴ طلبہ شریک ہوئے تھے ان کا اسم وار تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے:-

پری میڈیکل گروپ

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۷۵۵۶	سرفراز احمد	۴۹۵
۲۷۵۵۹	فیاض احمد چیمہ	۵۲۰
۲۷۵۶۲	نسیم احمد سیفی	۵۴۳
۲۷۵۶۳	خلیل الرحمٰن	۵۶۵
۲۷۵۶۴	رفیق احمد	۴۵۰
۲۷۵۶۵	افتخار محمود	۴۴۴
۲۷۵۶۶	منور احمد	۴۹۷
۲۷۵۶۸	محمود احمد ایاز	۴۸۵
۲۷۵۷۰	صداقت علی	۴۴۷
۲۷۵۷۱	گلشن احمد	۵۷۸
۲۷۵۷۲	عطاء اللہ خان	۳۹۶
۲۷۵۷۳	پرویز قاسم حسن	۵۹۷
۲۷۵۷۴	منیر احمد منیب	۴۹۲
۲۷۵۷۵	شیخ نثار احمد	نتیجہ کا اعلان بعد میں
۲۷۶۰۲	نثار احمد چوہدری	

انگزیمپشن حاصل کرنے والے ۱۱۵ طلباء جو درج ذیل مضامین میں ستمبر میں سپلیمنٹری امتحان دیں گے

رول نمبر	نام	مضامین
۲۷۵۵۷	محمود احمد دینس	فزکس کیمسٹری۔ بیالوجی
۲۷۵۵۸	محمد معصوم اختر	کیمسٹری۔ پریکٹیکل بیالوجی II
۲۷۵۶۱	نیاز احمد طاہر	انگلش II
۲۷۵۶۷	شرافت اللہ	کیمسٹری۔

پری انجینئرنگ گروپ

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۹۹۲۷	لئیق احمد باجوہ	۴۲۷
۲۹۹۲۸	ارشاد اقبال	۶۱۷
۲۹۹۳۰	مسعود احمد پرویز	۵۳۱
۲۹۹۳۱	محمد رفیق باجوہ	۴۴۴
۲۹۹۳۲	محمود احمد شمس	۶۲۶
۲۹۹۳۳	مخدوم واجد حبیب	۵۱۵
۲۹۹۳۴	محمد اسلم بھٹی	۴۸۱
۲۹۹۳۵	نسیم احمد	۴۸۷
۲۹۹۳۷	مشتاق احمد	۴۸۷
۲۹۹۳۸	وسیم احمد	۶۲۳
۲۹۹۳۹	عبدالعزیز	۴۵۸
۲۹۹۴۰	ناصر احمد	۴۲۶
۲۹۹۴۱	سعید احمد خان	۵۱۰
۲۹۹[illegible]	محمد ظفر اللہ	۶۱۷
۲۹۹[illegible]	حمید الدین ناصر	۶۰۱
۲۹۹۴۸	عبدالحمید بٹ	۴۸۸
۲۹۹۴۹	محمد ارشد	۴۶۶
۲۹۹۵۰	بشارت احمد نذیر	۵۴۶
۲۹۹۵۱	عبدالمنان	۴۵۷
۲۹۹۵۲	شاہد افضل	۵۵۹

انگزیمپشن حاصل کرنے والے طلباء جو درج ذیل مضامین میں ستمبر میں سپلیمنٹری امتحان دیں گے۔

رول نمبر	نام	مضامین
۱۹۹۲۳	اشفاق احمد	انگلش ریاضی فزکس کیمسٹری میں انگزیمپشن PR PR I II II
۲۹۹۲۴	سانگا علی	ریاضی II کیمسٹری II - I
۲۹۹۲۵	قمر تعظیم احمد ملک	ریاضی۔ کیمسٹری II
۲۹۹۲۶	شفیق احمد	انگلش II ریاضی II کیمسٹری II I
۲۹۹۲۹	گلزار احمد	کیمسٹری II I
۲۹۹۳۶	محمد اعظم پردیسی	فزکس PR کیمسٹری II
۲۹۹۴۲	فضل کریم عاصم	ریاضی۔ کیمسٹری PR II
۲۹۹۴۳	داؤد احمد ناصر	اردو II انگلش II
۲۹۹۴۵	مسعود احمد	ریاضی II کیمسٹری II
۲۹۹۴۷	محمد شہباز	کیمسٹری II
۲۹۹۵۳	مجیب اللہ خان	انگلش II ریاضی II کیمسٹری II
۲۹۹۵۴	بشیر احمد	ریاضی فزکس کیمسٹری II
۲۹۹۵۵	طارق زبیری	ریاضی فزکس II کیمسٹری II
۲۹۹۵۶	ظفر عباس	ریاضی II فزکس کیمسٹری II

ہیومینیٹیز (HUMANITIES) گروپ

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۴۴۰۵۱	نسیم صابر	۴۰۳
۴۴۰۵۳	محمد حیات	۵۳۵
۴۴۰۵۴	محمد اکرم	۵۵۱
۴۴۰۵۶	حمید احمد زاہد	۴۹۷
۴۴۰۵۹	محمد کریم	۴۳۴
۴۴۰۶۰	عبدالستار یزدانی	۴۴۳
۴۴۰۶۲	محمد خالد	۳۹۲
۴۴۰۶۳	ملک سردار بخش	۵۰۳
۴۴۰۶۵	بشیر محمد	۴۶۲
۴۴۰۶۶	پیر نعیم احمد جاوید	۵۶۹
۴۴۰۶۷	اللہ بخش	۵۱۵
۴۴۰۶۸	محمد حسین	۴۶۳
۴۴۰۶۹	فتح محمد	۴۳۵
۴۴۰۷۶	کرامت علی	۴۷۹
۴۴۰۷۹	داؤد احمد چوہدری	۵۱۲
۴۴۰۸۰	عبدالعزیز	۴۰۹
۴۴۰۸۱	فیروز خان بٹ	۵۷۱
۴۴۰۸۷	محبوب حسن	۴۹۳
۴۴۰۸۹	چوہدری وحید احمد	۴۳۴
۴۴۰۹۰	ارشاد اللہ شاد	۵۲۴
۴۴۰۹۱	محمد اشرف	۴۰۶
۴۴۰۹۳	بشارت احمد رانا	۴۷۱
۴۴۰۹۴	محمد دلدار خان	۴۲۹
۴۴۰۹۵	محمد انیس اعوان	۵۰۱
۴۴۰۹۶	نصیر محمود	۴۹۹
۴۴۰۹۸	ضیاء اللہ	۴۲۱
۴۴۰۹۹	غلام مصطفیٰ	۵۰۶
۴۴۱۰۰	محمد فیروز	۴۸۴
۴۴۱۰۱	محمد رزاق	۵۳۶
۴۴۱۰۲	زیادہ خان بھٹی	۵۰۵
۴۴۱۰۳	عصمت اللہ	۴۳۵
۴۴۱۰۴	لطیف احمد خان	۴۳۳
۴۴۱۰۶	محمد انور	۴۴۸
۴۴۱۰۸	عظمت حیات راجہ	۴۰۴
۴۴۱۰۹	عبدالحمید	۴۱۵
۴۴۱۱۰	مجیب اللہ خان	۴۴۴
۴۴۱۱۱	رحمت اللہ خان	۵۰۴
۴۴۱۱۲	منور احمد	۵۲۵
۴۴۱۱۳	حمید احمد	۶۰۳
۴۴۱۱۴	سعید احمد	۵۵۷
۴۴۱۱۶	محمد سلیم حافظ	۵۰۷
۴۴۱۲۱	سید فردوس حسین	۳۸۶
۴۴۱۲۴	سید مبشر محمود	۴۷۰
۴۴۱۲۷	محمد احمد	۴۶۲
۴۴۱۲۹	جعفر علی شاہ	۴۴۸
۴۴۱۳۲	مبارک احمد	۴۹۸
۴۴۱۳۳	مبارک احمد عابد	۴۷۲
۴۴۱۳۵	حنیف احمد	۴۰۳
۴۴۱۳۸	مبارک احمد صابر	۵۳۱
۴۴۱۴۰	دریام خان ظفر	۴۶۵

انگزیمپشن حاصل کرنیوالے طلبہ جو ستمبر ۶۴ء میں سپلیمنٹری امتحان دیں گے۔

رول نمبر	نام	مضامین
۴۴۰۵۰	ذوالفقار کوکب	ریاضی II - I
۴۴۰۵۲	احسان الحفیظ	انگلش II - I
۴۴۰۵۵	سیف الحق مظفر	انگلش II
۴۴۰۵۷	شمس الدین	"
۴۴۰۵۸	دانا خان	" "
۴۴۰۶۱	محمد اکرم	انگلش II - I
۴۴۰۶۴	عبدالرحیم شاہد	انگلش II - ہسٹری I
۴۴۰۷۰	لال خان	سائیکالوجی PR
۴۴۰۷۱	پرویز اسلم	لاجک II - I
۴۴۰۷۲	قمر الدین	انگلش I - لاجک II
۴۴۰۷۳	نصرت احمد ناصر	انگلش II
۴۴۰۷۴	بدر الدین	"
۴۴۰۷۵	محمد افضل خان	" II - I
۴۴۰۷۷	محمد سرور خان	" ہسٹری II
۴۴۰۷۸	محمود احمد	" II سوکس II اردو
۴۴۰۸۲	سمیع اللہ صادق	" II
۴۴۰۸۳	بشارت احمد	" II
۴۴۰۸۴	مجید احمد	" II - I
۴۴۰۸۵	منصور احمد جاوید	" "
۴۴۰۸۶	عبدالقیوم	" "
۴۴۰۸۸	صابر حسین	" ہسٹری II
۴۴۰۹۲	حبیب اللہ رانا	" "
۴۴۰۹۷	مظفر احمد ظفر	سوکس I
۴۴۱۰۵	طاہر احمد قاضی	انگلش II لاجک II
۴۴۱۰۷	ثناء اللہ خان	انگلش II - I
۴۴۱۱۵	نذیر احمد اظہر	"
۴۴۱۱۷	محمد خان	انگریزی II
۴۴۱۱۸	مقصود احمد	انگریزی II۔ اسلامیات II۔ فلاسفی II
۴۴۱۱۹	عبدالشکور بھٹی	انگریزی II - I
۴۴۱۲۰	منیر احمد	" ریاضی II - I
۴۴۱۲۲	ناصر احمد	انگریزی II - اکنامکس II - I
۴۴۱۲۳	سلیم احمد خان	اردو I۔ اکنامکس II - جیوگرافی I اردو II شماریات I-II
۴۴۱۲۵	تنویر احمد	اردو I۔ انگریزی I-II۔ ریاضی I
۴۴۱۲۶	عبدالحلیم طاہر	انگریزی II و I۔ اکنامکس II - I
۴۴۱۲۸	عاشق حسین	" سوکس II اردو
۴۴۱۳۰	عبدالمجید عابد	" ہسٹری I اسلامیات I سوکس II - I
۴۴۱۳۳	منیر الحق شاہد	انگریزی II۔ ہسٹری II
۴۴۱۳۴	ہدایت اللہ ہادی	انگریزی I
۴۴۱۳۶	حمید اللہ سیال	انگریزی II - I - لاجک II - I
۴۴۱۳۷	مظفر احمد	انگریزی II - I، ہسٹری II لاجک II۔ سائیکالوجی PR
۴۴۱۳۹	امیر عبداللہ بھٹی	انگریزی II و I

درخواستہائے دعا

۱۔ ہمشیرہ محترمہ امتہ السلام صاحبہ بنت محترم حاجی نصیر الحق صاحب آف لاہور قریباً ۲۰ یوم سے بیمار ہیں اور بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ محترم حاجی نصیر الحق صاحب بھی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمشیرہ صاحبہ محترمہ اور محترم حاجی صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ نور الحق محلہ دارالبرکات ربوہ)

۲۔ میری دادی محترمہ اہلیہ بابو عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر لاہور حال ربوہ عرصہ ½ ۲ سال سے فالج کے مرض میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام صحت اچھی ہے۔ لیکن فالج والے بازو اور پاؤں میں درد اور ورم رہتا ہے۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان اور احباب جماعت سے دادی محترمہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور چلنے پھرنے کے قابل بنائے۔ آمین۔

(عبدالعلی عبدی لاہور۔ حال ربوہ)

۳۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے نواسہ مکرم ملک نسیم احمد صاحب وکیل ڈیرہ غازی خان کو پچھلے دنوں سانپ نے ڈس لیا تھا۔ علاج ہو رہا ہے ابھی پورا آرام نہیں آیا۔ احباب سے کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید شاہ میر احمد)